توبہ کی مہلت اور دجال کی آمد۔ ایک منکر حدیث کی تلبیسات کا جائزہ

ابوالوفا اثری، متعلم دار التخصص، جامعہ امام بخاری، مقام حیات، سرگودھا

انسان جس چیز سے جاہل ہو اسکا خوب دشمن ہوتا ہے۔ ہمیں اس مقولہ کا مطلب سمجھ نہ آتا اگر ہادی نامی ایک منکر حدیث سے آشنائی نہ ہوتی۔ موصوف فن حدیث کی ابجد سے بھی واقف نہیں اور اعتراض جمانے چلے ہیں صحیح بخاری اور صحیح مسلم پر! قیامت کی نشانی!

قارئین محترم!

ہادی صاحب نے بخاری و مسلم کی دو روایتوں کو باہم معارض ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے، ملاحظہ ہو:

روایت (۱)

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَاحَدَّثَنَا وَكِيعٌ، ح، وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ، جَمِيعًا عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ، ح، وَحَدَّثَنَا أَبُوكُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لَهُ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَال قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «ثَلَاثٌ إِذَا خَرَجْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ، أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَالدَّجَّالُ، وَدَابَّةُ الْأَرْضِ» .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تین کام ہو جائیں، یعنی سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، دجال کا ظہور اور دابۃ الارض کا خروج۔ اس کے بعد کسی نفس کو اسکا ایمان لانا فائدہ نہ دے گا۔'' (صحيح مسلم : 158)

روایت (۲):

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِى، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالَّذِى نفسِى بِيَدِهِ، لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الخِنْزِيرَ، وَيَضَعَ الجِزْيَةَ، وَيَفِيضَ المَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ، حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ ﷺ وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ : ﴿**وَإِنْ مِنْ أَهلِ الكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ القِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدا**﴾

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے.عنقریب ابن مریم تم میں حاکم اور عادل بن کے نازل ہوں گے،صلیب کو توڑیں گے،خنزیر کوقتل کریں گے،جزیہ ختم کریں گے،مال بڑھ جائے گا حتی کہ کوئی اسے قبول کرنے کو تیارنہیں ہوگا۔یہاں تک کہ ایک سجدہ دنیا ومافیہا سے بہتر ہوگا اس کے بعد سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اگرتم چاہوتو سورہ نساء کی یہ آیت پڑھ لو: تمام اہل کتاب عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے پہلے ان پر ایمان لے آئیں گے۔'' (صحیح البخاری :3448)

متن پر اعتراض:

''اب ذرا غور کیجئے ،مسلم کی حدیث میں ہے کہ دجال کے آنے پر ایمان لانے کا دروازہ بند ہو جائے گا اور یہاں ہے کہ عیسی علیہ السلام پر اہل کتاب ایمان لائیں گے یہ دونوں روایات ایک دوسرے کی مخالف ہیں اور دونوں کی اسناد بھی صحیح نہیں۔''

جواب:

صحیح مسلم کی حدیث ان روایات کی تفسیر کرتی ہے: ملاحظہ ہو

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي سُلَيْمَانَ بْنَ حَيَّانَ، ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، ح وحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ، ح وحَدَّثَنِي أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْب وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ».

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو سورج کے مغرب سے طلوع ہونے سے پہلے توبہ کر لے گا اللہ اسکی توبہ قبول کر لے گا۔''

(صحیح مسلم: 158)

ثابت ہوا کہ توبہ کا دروازہ پہلی نشانی کے بعد نہیں، بلکہ تینوں نشانیوں کے ظہور کے بعد بند ہوگا۔ اس کے بعد سند پر کچھ اعتراض داغے ہیں۔ ان کی علمی حیثیت ملاحظہ ہو:

سند پر اعتراضات:

اعتراض (۱):

(صحیح) مسلم کے راوی محمد بن فضیل بن غزوان کے بارہ میں امام ابوداود فرماتے ہیں:

كان شيعيا محترقا، ذكره ابن حبان في الثقات، كان يغلو في التشيع، وقال ابن سعد: كان ثقة صدوقا كثير الحديث متشيعا وبعضهم لا يحتج به.''

جواب:

متقدمین کی اصطلاح میں شیعہ کا اطلاق اس انسان پر ہوتا ہے جو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ پر فضیلت دیتا ہو، لیکن خلافت کی ترتیب کو اہل سنت کے منہج اور عقیدے کے مطابق تسلیم کرتا ہو۔ متاخرین کی اصطلاح میں شیعہ بغضی رافضی کو کہتے ہیں۔ لہٰذا متقدمین کی اصطلاح میں شیعہ ہونا جرح نہیں۔ اس لئے ائمہ حدیث شیعہ راویوں کی روایتوں کو قبول کرتے تھے جیسا کہ امام ابن حبان فرماتے ہیں:

إن الداعي إلى مذهبه والذاب عنه حتى يصير إماماً فيه، وإن كان ثقة، ثم روينا عنه، جعلنا للاتباع لمذهبه طريقاً، وسوغنا للمتعلم الاعتماد عليه وعلى قوله.

''اپنے مذہب کی طرف بلانے والا اور اسکا دفاع کرنے والا (بدعتی) یہاں تک کہ اپنے مذہب کا امام ہو۔ اس کے بارہ میں محدثین کا مذہب یہ ہے کہ اگر وہ ثقہ ہو تو اس پر اعتماد کیا جائے گا۔''

(الإحسان فی تقریب صحیح ابنِ حبان: 160:1)

اعتراض (۲):

صحیح بخاری کی روایت پر اعتراض کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''یہاں اسحٰق کا ذکر بغیر ولدیت کے ہے بقول محدثین یہ اسحٰق بن راھویہ ہے جو ''اختلط فی آخر عمرہ'' آخری عمر میں سٹھیا گیا تھا محدثین اسکی ایک روایت پر جرح کر کے لکھتے ہیں: ولا ريب ان اسحق كان يحدث الناس من حفظه فلعلها اشتبه عليه.''

(میزان الاعتدال: 187:1)

جواب:

جناب نے جو جرح نقل کی ہے وہ اِسحاق بن اِبراہیم بن کامجرا مروزی، پر ہے

دیکھیے (میزان الاعتدال للذہبی: 182:1)

جب کہ اس حدیث کی سند میں اسحاق بن راہویہ ہے۔ یہ ہادی صاحب کی جہالت وضلالت پر واضح دلیل ہے۔

ع مجنوں نظر آتی ہے لیلیٰ نظر آتا ہے

اعتراض (۳)

ابن سعد : سمعت ابی یقول : ذکر عند یحیی عقیل وابراهیم بن سعد، فجعل کانه یضعفهما، یقول : عقیل وابراهیم .(میزان الاعتدال)

''عبداللہ بن احمد فرماتے ہیں: میں نے اپنے باپ (احمد بن حنبل) سے فرماتے ہوئے سنا کہ یحییٰ بن معین کے سامنے عقیل اور ابراہیم بن سعد کا ذکر کیا گیا تو گویا انہیں ضعیف قرار دینے لگے۔''

جواب:

یہودیانہ خصلت کا بھرپور مظاہرہ۔ ہادی صاحب نے آدھی عبارت لگائی اور آدھی ڈکار گئے ہیں۔ مکمل عبارت یوں ہے:

حَدَّثَنَا مُحَمد بن أحمد، حَدَّثنی عَبد اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ، قَالَ سَمِعْتُ أبی یذکره قال ذکر عند یَحْیی بن سَعِید عقیل وإبراهیم بن سعد، فجعل کأنه یضعفهما یقول عقیل وإبراهیم بن سعد، عقیل وإبراهیم بن سعد، قال أبی: وأیش ینفع هذا؟ هؤلاء ثقات لم یخبرهما یَحْیی .

(الکامل فی ضعفاء الرجال 399:1 سنده صحیح ،میزان الاعتدال : 38:9)

''عبداللہ بن احمد کہتے ہیں: میں نے اپنے باپ (احمد بن حنبل) سے فرماتے ہوئے سنا کہ یحییٰ بن سعید القطان کے سامنے عقیل اور ابراہیم بن سعد کا ذکر کیا گیا تو گویا انہیں ضعیف قرار دینے لگے: میرے والد فرماتے ہیں کہ کون سی چیز انکو نفع دے گی؟ یہ لوگ ثقہ تھے۔ یحییٰ ان کو صحیح طریقے

سے پرکھ نہیں سکے۔''

ابراہیم بن سعد کی مزید توثیق:

(۱) امام یحیی بن معین رحمہ اللہ نے ''ثقہ'' قرار دیا ہے

(الجرح والتعدیل لابن أبی حاتم 102:2 سنده صحیح)

(۲) امام معتدل امام عجلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ثقة،

(الثقات للعجلی ط الباز :52)

(۳) امام ابن حبان رحمہ اللہ نے ''الثقات'' (7:6) میں ذکر کیا ہے۔

(۴) امام ابن سعد رحمہ اللہ کہتے ہیں:

كان ثِقَةً كَثِيرَ الْحَدِيثِ

(الطبقات الكبرى -متمم التابعين -مخرجا :457)

(۵) حافظ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وَكَانَ ثِقَةً صَدُوقاً، صَاحِبَ حَدِيْثٍ.

(سير أعلام النبلاء ط الرسالة 304:8)

ابراہیم بن سعد کے صحیح بخاری میں متابعین:

اس حدیث کو امام زہری سے صرف ابراہیم بن سعد نے بیان نہیں کیا، بل کہ کئی اور ثقہ راوی بھی اس حدیث کو بیان کرتے ہیں، جیسا کہ:

(۱) لیث بن سعد

(صحیح البخاری:222)

(۲)سفیان بن سعید الثوری

(صحیح البخاری:2476)

لہٰذا ابراہیم بن سعد پر اعتراض کا کوئی تُک ہی نہیں۔

اعتراض (۴):

الزھری : کان یدلس فی النادر .

(میزان الاعتدال 34:4)

جواب:

صحیح بخاری (۲۴۷۶) میں سماع کی تصریح موجود ہے۔

ع بندر کیا جانے ادرک کا سواد

جسے صیغہ تدلیس اور صیغہ سماع کا فرق معلوم نہیں۔ وہ حدیث نبوی ﷺ کے مرغزاروں کا رخ کرنے چلا ہے۔ ہادی صاحب سلاجیت وغیرہ بیچا کیجئے، آپ کا کیا کام فن حدیث کی مقدس دنیا میں۔؟

عقلی اعتراض:

''کیا عیسی علیہ السلام کو حق حاصل ہے کہ جہاد و جزیہ، جو قرآن کا حکم ہے، منسوخ کر دیں؟''

جواب:

بنا عشق جو پڑھتے ہیں بخاری
آتا ہے بخار ان کو آتی نہیں بخاری

ویسے تو آپ کو قرآن پڑھنے کی توفیق شاید نہ ہو مگر اسی حدیث کے آخر میں جو آیت دی گئی ہے، اسے ہی پڑھ لیتے۔

ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ ﷺ: وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ ﴿وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ

بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا﴾

''کہ تمام اہل کتاب عیسی علیہ السلام کی وفات سے قبل ان پر ایمان لے آئیں گے''

جب تمام لوگ مسلمان ہوں گے تو فدیہ کس سے لیا جائے گا۔۔۔؟ ہادی صاحب سے؟ اس سے مراد یہی ہے کہ اسوقت تمام اہل کتاب مسلمان ہو جائیں گے اور جزیہ خود بخود ختم ہو جائے گا، جیسا کہ:

حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ (م:804) لکھتے ہیں:

معنى يَضَعَ الجزْيَة يحمل الناس كلهم على الإسلام، ولا حاجة لأحدٍ إذ ذاك إلى الجزية .

(التوضيح لشرح الجامع الصحيح 555:14)

''جزیہ ختم کرنے کا مطلب ہے کہ تمام لوگ اسلام قبول کر لیں گے، اور کسی کے لئے جزیہ کی حاجت نہ رہے گی۔''

شارح ترمذی محمد عبدالرحمٰن محدث مبارکپوری رحمہ اللہ (م:1335) لکھتے ہیں:

(وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ)، قَالَ الْحَافِظُ الْمَعْنَى أن الدين يصير واحد فَلَا يَبْقَى أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا يُؤَدِّي الْجِزْيَةَ

(تحفة الأحوذی405:6)

''حافظ (شارح بخاری ابن حجر) کہتے ہیں کہ دین ایک ہو جائے گا اور دنیا میں کوئی ایک بھی ایسا نہ بچے گا جو جزیہ ادا کرے۔''

ان تصریحات سے معلوم ہوا کہ ان احادیث پر موصوف کے اعتراضات ''ایویں'' کی قبیل سے ہیں جن کا کوئی سر پیر نہیں۔ خدا ہمیں حق سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔